سہ ماہی

پیغام آشنا

شمارہ نمبر ۲۰ (سرما)
جنوری تا مارچ، ۲۰۰۵ء

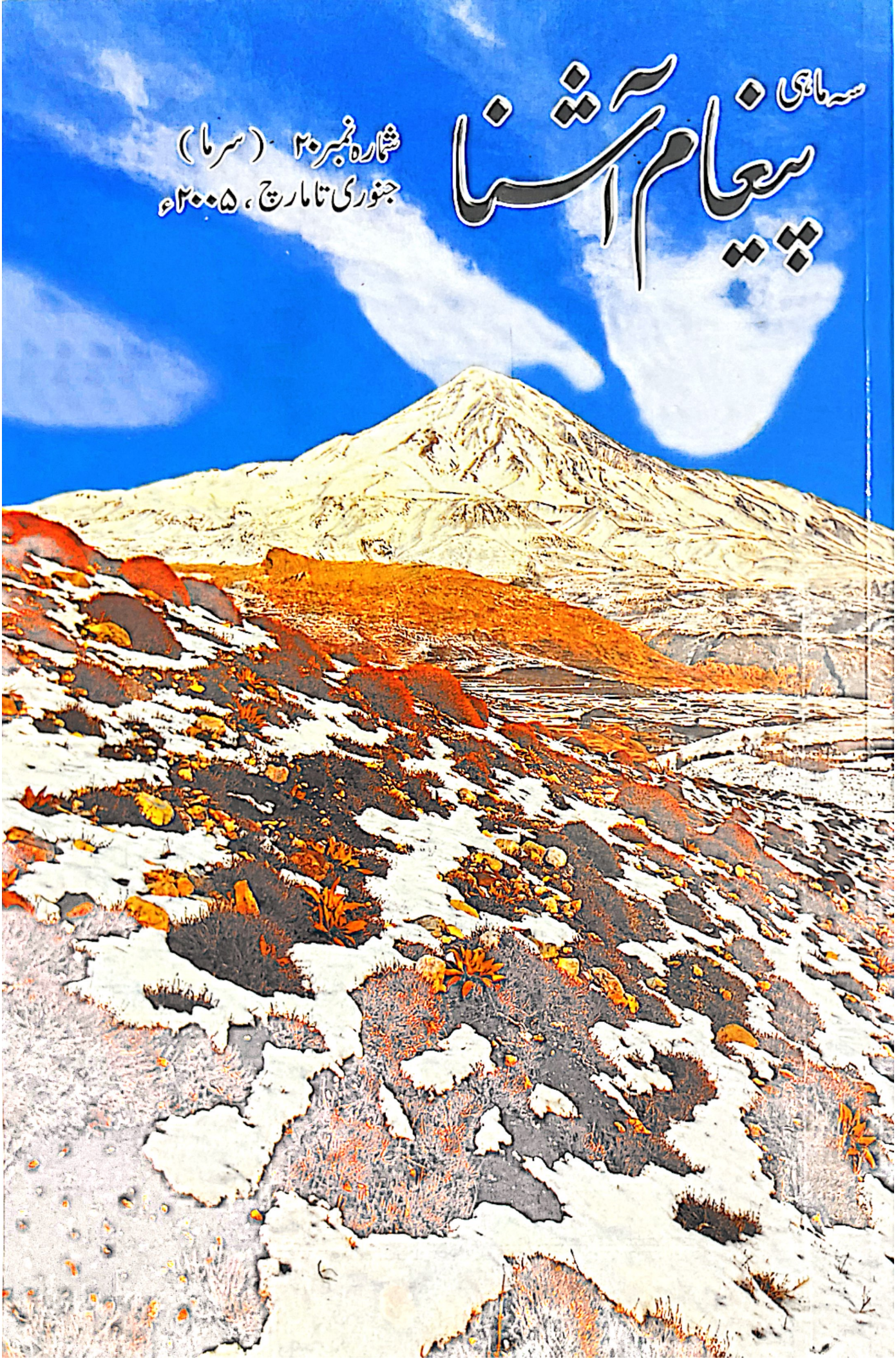

Scanned with CamScanner

ڈاکٹر رانا محمد نصر اللہ احسان الٰہی جیسا کہ میں نے انہیں دیکھا	ڈاکٹر امین اللہ وثیر	۱۳۴
شاہ غلام دہلوی مجددی کے ملفوظات۔ ایک نو دریافت مجموعہ	ڈاکٹر عارف نوشاہی	۱۴۲
عربی، فارسی اور اردو حروف تہجی کا تقابلی جائزہ	ڈاکٹر محمد عطا اللہ خان	۱۴۷
اردو شاعری میں احوال چشم جاناں	محمد شعیب	۱۵۲
ڈارون کا تصور ارتقا اور اقبال۔ ایک تحقیقی جائزہ	ڈاکٹر محمد آصف اعوان	۱۵۹
بیدل و اقبال	محمد شاہ ضعیف	۱۶۸
رومی و اقبال	گلشن قیصرہ	۱۸۰
رنگوں کا نفسیاتی مفہوم اور ان کے ذہن انسانی پر اثرات	عابد حسین قریشی	۱۸۸
زیارات شام	حافظ افتخار احمد قادری	۲۰۳
''غالب کا ذوق تماشہ''	پروفیسر جمیل آذر	۲۰۹
''یادِ یارِ مہربان''۔ ایران ذوالفقار علی شاہ کی نظر میں	رانا سمیع اللہ	۲۱۴

☆☆☆

Scanned with CamScanner

زیاراتِ شام

حافظ افتخار احمد قادری☆

سرزمینِ شام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شہر تجارت، عظیم انبیاءؑ، اہلبیت اطہار، صحابہ کرامؓ اور اولیااللہ کا مسکن و مدفن ہے۔ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور بیت المقدس کے بعد احادیثِ مبارکہ میں اگر کسی سرزمین کے فضائل ملتے ہیں تو وہ سرزمین ''ملک شام'' ہی ہے۔ یہی وہ جگہ ہے کہ جس کے لیے آپؐ نے بے شمار دعائیں کیں اور جس کی طرف آپؐ نے متعدد سفر فرمائے۔ نبوت سے پہلے آپؐ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کا مال تجارت لے کر اس سرزمین کی طرف سفر فرماتے ہیں۔ ملک شام کی طرف آپؐ کا یہ دوسرا سفر ہے۔ پہلا سفر آپؐ نے بچپن میں اپنے پیارے چچا حضرت ابو طالبؓ کے ہمراہ فرمایا تھا۔ اسی سفر میں مقام بُصریٰ پر بُحیرا نامی راہب جو آپؐ کے انتظار میں ایک کلیسا میں مقیم تھا اور بوقت ملاقات جب اس نے آپؐ میں نبوت کی تمام نشانیاں دیکھیں تو حضرت ابو طالبؓ سے فرمایا کہ اس بچے کو واپس لے جاؤ اور اس کی حفاظت کرو کیونکہ یہ بڑی عظمت اور شان والا بچہ ہے۔ ''بُصریٰ الشام'' میں اس کلیسا کے بقیہ آثار اور بحیرا راہب کا کمرہ ابھی تک ان ملاقاتوں اور یادوں کو اپنے سینے میں محفوظ کیے ہوئے ہے اور جس مقام پر آپؐ کی اونٹنی نے آرام کیا تھا اُس بابرکت مقام کو ''مبرک الناقۃ'' کے نام سے ایک جامع کے اندر محفوظ کردیا گیا ہے۔

سرزمین شام کی فضیلت کے بارے میں آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ملک شام اللہ تبارک و تعالیٰ کے پسندیدہ بقعات (سرزمینوں) میں سے ایک ہے۔ اسی طرح حضرت ابوذرؓ کی ایک روایت کے مطابق نبی پاکؐ نے شام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ حشر و نشر کی سرزمین ہے۔ سرکار دو عالمؐ کا ارشاد مبارک ہے اللھم بارک فی شامنا و یمننا (کہ اے اللہ ہمارے شام اور یمن میں برکت عطا فرما)

اہل شام کو بُرا مت کہو

حضرت عوف بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ اہل شام کو بُرا مت کہو کیونکہ میں نے

☆ A-6، گلی نمبر 9، افشاں کالونی، راولپنڈی

نبی پاکؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ شام میں ابدال ہیں جن کی وجہ سے تمہیں رزق ملتا ہے اور تمہاری مدد ہوتی ہے۔

ایک موقع پر آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ملک شام میں چالیس ابدال ہوں گے جن میں سے کوئی فوت ہوگا تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے بدلے اور مقرر فرما دیں گے۔ انہی ابدال کی وجہ سے بارش ہوگی اور انہی کی وجہ سے دشمنوں پر فتح حاصل ہوگی۔ نبی اکرمؐ کے وصال کے بعد کئی صحابہ کرامؓ اور اہل بیت اطہارؓ اس سرزمین میں جلوہ افروز ہوئے۔ کئی انبیاء سابقین کے مزاراتِ مقدسہ بھی اسی سرزمین میں ہیں۔ بے شمار بزرگان دین اور اولیائے عظام نے اس خطہ کو اپنا مسکن و مدفن بنایا۔ انہی عظیم اور مبارک ہستیوں کے مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کے لیے ہمیں بھی اس سرزمین کے پانچ شہروں دمشق، بُصری الشام، حمص، حماہ اور جبلہ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ اب ترتیب وار ان شہروں میں جن جن مقامات پر حاضری ہوئی ان کا مختصر تذکرہ کرتے ہیں۔

دمشق

مزارِ مبارک سیدہ زینب بنت علیؓ: یہ مقام مدینہ شہر سے تقریباً پندرہ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے اور سُت زینب کے نام سے مشہور ہے۔ حضرت سیدہ زینبؓ عظمت اور صبر و تحمل کی پیکر وہ خاتون ہیں کہ جنہوں نے کربلا کا خونی میدان اپنی آنکھوں سے دیکھا اور یزید کے دربار میں ایسی تقریر کی جس کے الفاظ رہتی دنیا تک کتابوں میں محفوظ رہیں گے۔

مزار مبارک سیدہ رقیہؓ: مقبرہ سلطان صلاح الدین ایوبیؒ سے تھوڑا آگے ایک گلی میں شہید کربلا کی کمسن صاحبزادی حضرت رقیہؓ کا مزارِ پر انوار ہے۔ آپؓ میدان کربلا سے بیماری کی حالت میں واپس لوٹیں اور آپؓ کا انتقال دمشق میں ہوا۔ انتہائی خوبصورت اور پُرکیف مزار ہے۔

مزارات مبارکہ سیدہ ام کلثوم و سیدہ سکینہؓ: یہ دونوں مزاراتِ مبارکہ قبرستان باب الصغیر میں واقع ہیں۔ سیدہ ام کلثومؓ حضرت امام علیؓ کی صاحبزادی تھیں اور سیدہ سکینہ حضرت امام حسینؓ کی صاحبزادی جو سانحہ کربلا میں اپنے بابا کے ساتھ تھیں۔

امہات المؤمنین کی قبور مبارکہ: مذکورہ بالا قبرستان میں دو الگ کمروں میں آنحضرتؐ کی دو ازواج مطہرات سیدہ ام سلمہؓ اور سیدہ ام حبیبہ کی قبور مبارکہ ہیں۔

سولہ شہداء کربلا کے سرمبارک: ایک خوبصورت کمرہ میں سولہ شہداء کے سر مبارک ہیں جو کہ عبداللہ بن زیاد نے یزید کے پاس بھیجے تھے۔ دروازے کے اوپر جو عربی عبارت لکھی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے'' اس مقام پر سولہ شہداء کے سر مدفون ہیں جنہوں نے یوم کربلا حضرت

امام حسینؑ کے ساتھ جام شہادت نوش فرمایا۔"

حضرت بلال حبشیؓ کا مزار : دربارہ نبویؐ میں حضرت بلال حبشیؓ کا جو مقام تھا اس سے کون واقف نہیں۔ اس عظیم مؤذنِ رسول کا مزار مبارک قبرستان باب الصغیر میں ہے جس کے اوپر سبز رنگ کا چھوٹا سا گنبد بنا ہوا ہے۔ اس مقام پر حاضری دینے سے قلبی سکون حاصل ہوتا ہے۔

مزارِ مبارک سیدنا شرجیلؓ اور سیدہ خولہؓ: باب توما کے مقام پر سڑک کے کنارے ایک چھوٹے سے باغ میں یہ دو خوبصورت مزارات مبارکہ ہیں۔ سیدہ خولہ وہ عظیم صحابیہ اور مجاہدہ ہیں جو گھوڑے پر سوار ہو کر ہرقل روم کے لشکر میں گھس گئیں اور ایک عیسائی جرنیل توما کو قتل کر دیا۔

سیدنا معاذ بن جبلؓ: مدحت پاشا بازار میں مسجد معاذ بن جبلؓ ہے جس کے ایک کمرے میں اس عظیم صحابی رسولؐ کا مزار مبارک واقع ہے۔

ابی بن کعب الانصاریؓ: باب شرقی میں سڑک کے پار دو گنبد اور مینار نظر آتے ہیں ایک گنبد کے نیچے حضور اکرمؐ کے یہ محبوب قاری و مفسر آرام فرما ہیں۔

مسجد اموی اور اس کے مقامات مبارکہ

مزار نبی یحییٰؑ: مسجد اموی کے اندر عین درمیان میں آپ کا مزار مبارک دکھائی دیتا ہے جس کے اوپر ایک چھوٹا سا گنبد بنا ہوا ہے اور چاروں طرف جالی لگی ہوئی ہے۔

مقام رأس امام حسینؑ: مسجد کے ایک جانب کونے میں ایک چھوٹے سے کمرے کے اندر شہید کربلا حضرت امام حسینؑ کا سرمبارک مدفون ہے۔ ساتھ ایک مسجد ہے جسے امام زین العابدینؑ کے ایام اسیری کے دوران آپ کی عبادت گاہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔

سلطان نور الدین زنگیؒ: سُوق حمیدیہ سے پہلے ایک بازار "سُوق الخیاطین" کے نام سے آتا ہے۔ اس بازار کے عین درمیان میں دائیں جانب ایک کمرے میں عظیم سلطان نورالدین زنگیؒ آرام فرما ہیں۔ یہ وہی سلطان ہے جس نے مدینہ منورہ میں گستاخ رسول نصرانیوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے بعد حجرۂ نبویہ کے اردگرد پانی کی تہہ تک سیسہ پلائی ہوئی دیوار تعمیر کروائی تھی۔

سلطان صلاح الدین ایوبیؒ: مسجد اموی سے چند فرلانگ کے فاصلے پر اس مرد مجاہد کا مزار پرانوار ہے جس نے بیت المقدس کو آزاد کروایا۔ اے مرد مجاہد تیری شجاعت اور عظمت کو سلام!

Scanned with CamScanner

شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ: جبل قاسیون کے اردگرد پھیلی ہوئی آبادی کا نام ''میدان شیخ'' ہے۔ اسی مقام پر آپ کا خوبصورت و پُرکیف مزار مبارک ایک تہہ خانے میں واقع ہے۔ آپ کے پہلو میں آپ کے دو صاحبزادوں کی قبور مبارکہ ہیں۔

اس کے علاوہ بھی دمشق میں کئی مقامات مقدسہ موجود ہیں جن کی زیارت کی جاسکتی ہے۔ منجملہ حضرت ابوہریرہؓ کا مزار مبارک بھی دمشق کے کورڈ بازار ''سوق حمیدیہ'' میں واقع ہے۔

حمص

حمص ملک شام کا قدیم، تاریخی اور خوبصورت شہر ہے جو دمشق سے ۱۵۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ اسی شہر میں اسلام کے وہ عظیم سپہ سالار آرام فرما ہیں جنگ موتہ کے موقع پر اسلامی لشکر نے دشمن کی فوج کا ڈٹ کر مقابلہ کیا حضرت زیدؓ، حضرت جعفرؓ اور حضرت عبداللہؓ جان توڑ کر لڑے اور بے شمار زخم کھا کر باری باری شہید ہوگئے۔ حضرت سیدنا خالد بن الولیدؓ نے جھنڈا اپنے ہاتھ میں لیا اور ایسی بہادری اور دلیری سے لڑے کے دشمن کو پیچھے دھکیل دیا۔ اسی لڑائی میں آپ کے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹیں۔اس کے علاوہ بھی حضرت خالد بن الولیدؓ بے شمار جنگوں میں شامل ہوئے۔ آپ کے جسم کا کوئی حصہ ایسا نہ تھا جس پر تیر، تلوار یا نیزے کے زخموں کے نشان نہ ہوں۔ آپ ہر جنگ میں شہادت کی خواہش لے کر شریک ہوتے لیکن آپ کو شہادت نصیب نہ ہوسکی۔ حضرت خالد بن الولیدؓ کے مزار مبارک اور مسجد کے گنبد اور مینار دور ہی سے نظر آنے شروع ہوجاتے ہیں۔ مسجد میں داخل ہوتے ہی دائیں جانب ایک گوشے میں آپؓ کا مزار مبارک ہے جس کے اوپر ایک خوبصورت گنبد بنا ہوا ہے اور مزار مبارک کے اردگرد پیتل کی خوبصورت جالی لگی ہوئی ہے۔ آپ کے ساتھ آپ کے فرزند حضرت عبدالرحمٰن بن خالدؓ بھی آرام فرما ہیں۔ آپؓ کے مزار مبارک کے بالمقابل بائیں گوشے میں سیدنا عبیداللہ بن عمرؓ استراحت فرما ہیں۔ ہم اس عظیم سپہ سالار اور صحابی رسولؐ کی خدمت اقدس میں بھی سلام کے لیے حاضر ہوئے۔ سب سے پہلے مزار مبارک پر ایک خوبصورت چادر کا نذرانہ پیش کیا، پھر بیٹھ کر محفل نعت منعقد کی اور جب قصیدہ بردہ کا ذکر باآواز بلند شروع کیا تو مسجد میں موجود حضرات اس محفل میں شامل ہو کر ہمارے ساتھ ذکر کرنے لگے۔ ختم شریف اور اجتماعی دعا کروائی گئی جس میں کثیر تعداد میں لوگ شامل ہوئے۔ بعد میں امام و خطیب صاحب نے ہمارے لیے جائے نماز کا تحفہ ارسال کیا۔ محفل کے اختتام پر ان سے بھی ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔

Scanned with CamScanner

حضرت عمر بن عبدالعزیز:

مسجد سیدنا خالد ابن ولیدؓ سے نکل کر ہم گاڑی میں سوار ہوئے اور کچھ فاصلے پر واقع مزار مبارک حضرت عمر بن عبدالعزیز کی زیارت کے لیے چل پڑے۔ چند منٹوں میں ہم مسجد سیدنا عمر بن عبدالعزیز کے مرکزی دروازے پر پہنچ گئے۔ مسجد میں داخل ہو کر بائیں جانب ایک کمرے میں آپ کا مزار مبارک ہے۔ آپ کی خدمت اقدس میں سلام پیش کر کے ایک چادر کا نذرانہ پیش کیا۔ قارئین کرام، یہ وہی شخصیت ہیں جنہوں نے نبی پاکؐ کے حجرہ مبارکہ کی حفاظت کا ایسا انتظام کیا کہ وہ آج تک اپنی اصلی صورت میں موجود و محفوظ ہے۔ اس کے علاوہ مدینہ منورہ کی دوسری تعمیرات کے حوالے سے بھی حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ دنیا آپ کو فاروقِ ثانی اور خلیفہ پنجم کے نام سے بھی یاد کرتی ہے۔ آپ کے مزار مبارک کے قریب بیٹھ کر محفل نعت منعقد کی پھر اجتماعی دعا کے بعد تمام حاضرین سے ملے۔

شہر حماہ

حماہ بھی ملک شام کا ایک قدیم اور خوبصورت شہر ہے جو حمص سے تقریباً پچاس کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس کے ایک پہاڑ کی چوٹی پر سیدنا امام زین العابدینؒ کا مقام ہے۔ دو بڑے بڑے گنبدوں میں سے ایک گنبد میں مسجد ہے اور دوسرے گنبد میں سیدنا امام زین العابدینؒ کا مقام بتایا جاتا ہے۔ اس مقام پر بھی حاضری کا شرف حاصل کیا۔ باہر ایک کنواں بنا ہوا ہے جس کی گہرائی زیادہ سے زیادہ سات، آٹھ فٹ ہوگی، مگر پانی انتہائی صاف ستھرا اور میٹھا ہے۔

حماہ شہر میں مسجد ابی الفداء قابل دید ہے۔ اسی مسجد کے دائیں جانب ایک کمرے میں ملک حماہ کی قبر ہے۔ اسی مسجد سے تھوڑا دور جا کر شاعر و عاشق رسولؐ حضرت حسان بن ثابتؓ کا مقام مبارک ہے جس کا دروازہ ہر وقت بند رہتا ہے۔ باہر ایک تختی لگی ہوئی ہے۔ جس پر لکھا ہوا ہے: ''مقام الصحابی الجلیل شاعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسان بن ثابت الانصاریؓ''

جبلہ

جبلہ شہر کی ایک قدیم مسجد میں دین و دنیا کے بادشاہ حضرت سلطان ابراہیم بن ادھم کا مزار مبارک ہے۔ ابتداء میں آپ بلخ کے بادشاہ تھے ایک رات آپ اپنے محل میں محو خواب تھے کہ اچانک آدھی رات کے وقت آپکی آنکھ کھل گئی۔ معلوم ہوا کہ کوئی شخص چھت پر چل رہا ہے۔ اس سوال پر کہ تو کون ہے اور اس وقت یہاں کیا کر رہا ہے؟ اس نے کہا کہ میں اپنا گمشدہ اونٹ تلاش کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ شاہی محلات کی چھتوں پر

Scanned with CamScanner

اونٹ آجائیں۔ اس پر اس شخص نے جواب دیا تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ شاہی لباس پہن کر عیش وعشرت میں خدا مل جائے۔ اس بات سے آپ کے دل پر خوف الٰہی کا ایسا غلبہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ کی باطنی آنکھیں منور ہوگئیں اور برکات الٰہی کا نزول ہونے لگا۔ چنانچہ آپ بادشاہی کو چھوڑ، فقیرانہ لباس پہن، شہر سے باہر جنگلوں میں نکل گئے۔ ایک غار میں نو سال تک عبادت و ریاضت میں مشغول رہے۔ جب لوگ آپ کے مرتبہ سے واقف ہوگئے تو آپ نے اس غار کو بھی خیر باد کہہ دیا۔ ایک روایت کے مطابق جب آپ نے وفات پائی ہے تو ایک غیبی آواز سنی گئی کہ آگاہ ہوجاؤ کہ زمین کی امان نے آج وفات پائی۔ لوگ حیران تھے کہ وہ کون سی شخصیت تھی کہ اسی اثنا میں آپ کی وفات کی خبر مشہور ہوگئی۔

اس عظیم شخصیت اور کامل ولی کی خدمت میں حاضری کے لیے ایک طویل سفر طے کرکے جبلہ پہنچے۔ جمعۃ المبارک کا دن تھا اور نماز کا وقت بھی قریب تھا۔ وضو کے بعد مسجد میں داخل ہوئے مسجد نمازیوں سے بھری ہوئی تھی۔ ایک مقام پر نماز جمعہ ادا کی۔ نماز کے بعد آپ کے مزار مبارک پر حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ مختصر سی محفل کے بعد دعا کی اور کچھ دیر ٹھہرنے کے بعد دمشق روانہ ہوگئے۔ قارئین، بحمداللہ ان تمام مقامات مقدسہ پر حاضری کی سعادت حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ میں ان مقامات مبارکہ کے تمام مناظر کو کیمرے کی نگاہ سے محفوظ کرتا رہا اور اب ان مذکورہ بالا مقامات مقدسہ کو ایک تصویری البم بنام ''زیاراتِ شام'' پیش کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔ آرٹ پیپر کے ۱۱۲ صفحات پر ۱۲۰ عدد دیدہ زیب و دلکش خوبصورت رنگین تصاویر سے مزین یہ البم جو ایک نادر تصویری خزانہ ہے آپ مبلغ ۲۵۰ روپے کا منی آرڈر ارسال کرکے (A-6، گلی نمبر 9، افشاں کالونی، راولپنڈی) سے حاصل کرسکتے ہیں۔

آخر میں بارگاہ رب العزت میں دعا ہے کہ یا رب العالمین اپنے حبیب پاکؐ کے وسیلۂ جلیلہ سے ہمیں بھی اسی نظرِ خاص سے مستفیض فرما جو ان بزرگان پر رہتی ہے۔ آمین، بحق سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

☆☆☆

Scanned with CamScanner